عنوان: بیوہ، بیٹا، بیٹی تقسیم ترکہ	

کتاب: فرائض	باب: ترکہ کی تقسیم	فصل:۔
فتوی نمبر:553	تاریخ :13 ربیع الثانی 1448ھ / 26 ستمبر 2026ء	

سوال: آپ کے زیر علاقہ سوہنی ویو میں رہائش پذیر ہے، مختصر معاملات عرض یہ ہے کہ ہم کل دو یعنی ایک بھائی اور ایک بہن ہیں، میری والدہ کا سال 2017 میں بیماری کی حالت میں انتقال ہو گیا تھا، اس کے بعد میرے والد صاحب نذیر اسلام صدیقی نے 2018 میں رضیہ سلطانہ خلع یافتہ سے دوسری شادی کی جن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی، 14 فروری 2025 میں میرے والد صاحب انتقال کر گئے اور ترکے میں میرے والد صاحب کا ایک 5 کمروں کا فلیٹ ہے اور پنشن کی اور باقی سرکاری فنڈ (گریجویٹی، لیوانکیشمنٹ، جی پی فنڈ، ویلفیئر فنڈ) کی مالیت 35 لاکھ روپے ہے اور میری بہن کی شادی 10 اپریل 2027 کو مقرر کی گئی ہے، میری سوتیلی والدہ اچانک گھر چھوڑ کر چلی گئی ہیں، مشکل سے رابطہ ہونے پر انہوں نے کہا کہ میں نہیں آوں گی اور مجھے فلیٹ میں حصہ دیا جائے۔ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

سائل: محمد احد صدیقی 03192709334

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

صورت مسؤلہ میں مرحوم کے حقوق مقدمہ یعنی تجہیز وتکفین کا خرچہ نکالنے کے بعد، اگر مرحوم پر کوئی قرضہ ہو تو اسے ادا کرکے، اور اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو اسے ایک تہائی مال سے نافذ کرکے بقیہ کل جائیداد منقولہ (سونا، چاندی، نقدی وغیرہ) وغیر منقولہ (مکان، فلیٹ، پلاٹ) کو 24 حصوں میں تقسیم کرکے بیوہ رضیہ سلطانہ کو 3 حصے، بیٹا کو 14 اور بیٹی کو 7 حصے ملیں گے۔

صورت تقسیم یوں ہو گی:

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم ٹرسٹ ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳ گلشن اقبال، کراچی

ســــــــــــــــــــــــــــت 24/8

بیٹی	بیٹا	بیوہ
7		1
7	14	3

یعنی مرحوم کی کل جائیداد میں سے ان کی بیوہ رضیہ سلطانہ کو 12.5 فیصد حصہ، مرحوم کے بیٹے کو 58.33 فیصد حصہ اور مرحوم کی بیٹی کو 29.16 فیصد حصہ ملے گا۔

مرحوم کی بیوہ اپنے حصہ کا مطالبہ کر رہی ہیں تو دیگر ورثاء پر لازم ہے کہ ترکہ تقسیم کر کے ہر ایک وارث کو اس کا شرعی حصہ دے دیا جائے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی